سوال

کیا خاوند کے لیے بیوی کی ننگی اور بے لباس یا جسم کا کچھ حصہ ظاہر کر کے ویڈیو بنانی جائز ہے، تاکہ وہ جب بیوی سے دور ہو، یا بیوی نہ ہو اسکا مشاہدہ کر کے اپنا دل بہلا سکے، اور حرام کا مرتکب نہ ہو؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

سوال میں جس فعل کا بیان ہوا ہے وہ قبیح ترین افعال میں شمار ہوتا ہے، اور فی ذاتہ حرام ہے، جس طرف لے جاتا ہے وہ بھی حرام ہے، فی ذاتہ اس طرح حرام ہے کہ عورت ساری کی ساری ستر ہے، اور ابتدائی طور پر ہی اس کی تصویر بنانی جائز نہیں، حتی کہ اگر وہ اپنا چہرہ اور ہاتھ بھی ظاہر نہ کرے، تو پھر اگر اس سے زیادہ اعضاء ظاہر ہوں تو کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟!

اور جب اس کی شرمگاہ وغیرہ سمیت بے لباس تصویر بنائی جائے تو بلا شک و شبہ یہ گناہ و سزا میں اور بھی زیادہ قبیح عمل ہو گا

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا پاسپورٹ وغیرہ میں عورت کے چہرے کی تصویر کا پردہ ہے یا نہیں؟

اور کیا اگر عورت تصویر نہ اتروائے تو کیا اپنی جانب سے کسی دوسرے کو حج پر بھیجنا جائز ہے، اور سبب اس جواز کو منع کرتا ہے یا نہیں؟

اور کتاب و سنت نبویہ میں عورت کے لباس کی حد کیا ہے؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" عورت کے لیے نہ تو پاسپورٹ کے لیے اور نہ ہی کسی اور کے لیے چہرے کی تصویر اتروانی جائز ہے؛ کیونکہ چہرہ ستر میں شامل ہے؛ اور اس لیے بھی کہ پاسپورٹ میں اس کی تصویر کا ہونا فتنہ و فساد کے اسباب میں شامل ہوتا ہے

لیکن اگر وہ اس کے بغیر فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے نہیں جا سکتی تو پھر اس کے لیے تصویر اتروانے کی اجازت ہے تاکہ فریضہ حج ادا کر سکے، اور اپنی جانب سے نیابتا کسی اور کو حج کروانا جائز نہیں

اور کتاب و سنت کے دلائل کے مطابق عورت ساری کی ساری ستر اور پردہ ہے، اس لیے عورت پر واجب ہے کہ وہ غیر محرم سے اپنا سارا جسم چھپائے

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور وہ اپنی زینت و زیبائش کو ظاہر نہ کریں، مگر اپنے خاوندوں کے لیے، یا اپنے باپ کے لیے، یا خسر کے لیے النور (31).

اور دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے :

اور جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردہ کے پیچھے سے طلب کرو، یہ ان کے اور تمہارے دلوں کے لیے پاکیزگی کا باعث ہے الاحزاب (53).

الشیخ عبدالعزیز بن باز، الشیخ عبداللہ بن غدیان، الشیخ عبداللہ بن قعود

اور سوال نمبر (13342) کے جواب میں ہم شیخ صالح الفوزان کا قول نقل کر چکے ہیں کہ :

عورت کی تصویر مطلق طور پر جائز نہیں، کیونکہ اس میں فتنہ و شر ہے جس کے نتیجہ میں فی ذاتہ تصویر کی حرمت اور زیادہ ہو جاتی ہے، اس لیے نہ تو سفر کے لیے اور نہ ہی کسی اور مقصد کے لیے عورت کی تصویر اتروانی جائز ہے، کبار علماء کمیٹی کے علماء کی جانب سے اس کی حرمت کے متعلق قرار جاری ہو چکی ہے انتہی

اور خاوند کے لیے بیوی کی ننگی تصویر اتارنی جائز نہیں کہ وہ اس کا خاوند ہے، اور یہ چیز اس کے لیے کسی قبیح چیز کو مباح نہیں کر سکتی اور نہ ہی اسکا بیوی سے دور رہنا کوئی عذر بن سکتا ہے، کیونکہ عورت کی تصویر شروع ہی سے حرام ہے، اس کے متعلق ہم علماء کرام کا فتوی بھی بیان کر چکے ہیں، اور اس لیے بھی کہ اس سے بہت زیادہ خرابیاں پیدا ہونا ممکن ہیں، اور بے لباس اور ننگی اور بے پرد بیوی کی تصویر رکھنے کے نتیجہ میں درج ذیل خرابیاں پیدا ہونا ممکن ہیں :

1- خاوند کی اشیاء چوری ہو سکتی ہیں، یا پھر تصاویر گم ہو سکتی ہیں، یا وہ کسی عام جگہ انہیں بھول سکتا ہے، جس کی بنا پر وہ تصویر کئی علاقوں میں نشر ہو سکتی ہے، اور کسی بے وقوف اور غلط قسم کے شخص کے ہاتھ لگ سکتی ہے، جسے وہ موقع غنیمت جان کر مزید شر و فساد پھیلانے کا باعث بنے گا

2- خاوند اور بیوی کے مابین طلاق ہو سکتی ہے، جس کی بنا پر وہ عورت اس کے لیے اجنبی بن جائیگی، اور طلاق کے بعد اسے دیکھنا اس کے لیے حلال نہیں، کیونکہ وہ اجنبی بن گئی ہے

3- خاوند کی جانب سے بیوی پر زیادتی ہو سکتی ہے، اور وہ اسے بلیک میل کر سکتا ہے، اس سلسلہ میں کئی ایک حادثات و واقعات ہو بھی چکے ہیں، اس طرح خاوند بیوی کو بلیک میل کر سکتا ہے کہ اس کے پاس اس کی ننگی اور بے لباس تصاویر ہیں، تا کہ بیوی اپنے مالی حقوق چھوڑ دے، یا پھر اس کی حرام ضروریات پوری کرے، یا اس کے غلط اور برے افعال پر بیوی خاموش رہے، یہ سب کچھ ہو سکتا ہے، کیونکہ خاوند کے پاس اس کی ننگی ویڈیو اور تصاویر ہیں

4- خاوند کا بیوی کی ننگی اور بے لباس تصاویر کو دیکھنا شہوت ختم نہیں کریگا، بلکہ اس کے برعکس صحیح یہ ہے کہ اس کی شہوت جوش مارے گی، اور اس میں اور آگ لگائیگی اور شہوت اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک کہ وہ حرام کام کا ارتکاب نہ کر لے، مثلا مشت زنی یہ سب سے آسان اور سہل اور کم از کم ہے یا پھر زنا یا لواطت وغیرہ اللہ اس سے محفوظ رکھے

تو اس کا یہ عذر کہ وہ دور ہونے کی صورت میں دیکھنے کے لیے اس کی تصویر بنانا چاہتا ہے مقبول نہیں ہوگا، بلکہ اسکا یہ فعل حرام میں پڑنے کا سبب بن رہا ہے کہ، تصویر بنا کر کئی قسم کی اور خرابیوں میں پڑے گا

اس لیے خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ بیوی کی ننگی یا بے لباس اور بے پرد تصویر اور ویڈیو بنائے، خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنے اندر اس کی عزت کی غیرت کا وصف پیدا کرے، اور اس عزت کی حفاظت کے لیے جتنی بھی طاقت صرف کر سکتا ہے صرف کرے، نہ کہ وہ اس میں اس طرح کے افعال کی زیادتی کرے، اسی طرح بیوی کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ خاوند ان افعال پر اس کی موافقت کرے، بلکہ بیوی پر واجب ہے کہ وہ اسے اس سے روکے، اور اس کی بات تسلیم نہ کرے

اللہ سبحانہ و تعالی نے خاوند اور بیوی میں سے ہر ایک کو دوسرے کا لباس قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے :

وہ (بیویاں) تمہارے لیے، اور تم ان کے لیے لباس ہو البقرۃ (187).

خاوند کو اس پر متنبہ رہنا چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کا لباس ہے، تو پھر کس طرح وہ اپنے اس فعل کے ساتھ اسے ننگا کرنا چاہتا ہے، حالانکہ اصل میں تو اسے اسکا ستر اور لباس ہونا چاہیے تھا !؟

اور خاوند کو اپنی بیوی اور گھر سے زیادہ دور نہیں رہنا چاہیے، کیونکہ انہیں اس کی ضرورت ہے، اور وہ خود ان کا محتاج ہے، بیوی کو اپنی عزت و عصمت کے لیے خاوند کی ضرورت ہے، اور خاوند کو بیوی کے ساتھ رہ کر اپنی عزت و عصمت درکار ہے، اور اولاد تربیت و پرورش اور خیال کے کی محتاج اور ضرورتمند ہے

اور اگر خاوند گھر اور بیوی سے دور رہنے پر مجبور ہو اور لیٹ ہو جائے، اور بیوی بھی اس پر راضی ہو، تو پھر اس پر واجب ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور اپنے رب کا تقوی اختیار کرتے ہوئے شہوت انگیزی والی اشیاء سے اجتناب کرے اور دور رہے، اور عورتوں سے میل جول نہ کرے، اور نہ ہی حرام خلوت کا مرتکب ہو، اور انکی جانب مت دیکھے

اور اس کے ساتھ ساتھ اسے کثرت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ اطاعت و فرمانبرداری والے کام خاص کر روزے رکھنے چاہییں، اسی طرح اس پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ اپنے لیے بہتر اور نیک و صالح قسم کے دوسب واحباب بنائے، جو اسے نیکی و بھلائی کے کاموں میں معاونت کریں، اور اس پر ابھاریں

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ اسے اپنی پسند اور رضامندی والے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

97495